السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں کنیز یا لونڈی کے بارے میں کیا حکم ہے اور اس کی اولاد کے بارے میں اور لونڈی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے کیا نکاح کی ضرورت پش ہوئی ہے۔ (محمد طیب اعوان صدر کلاتھ ہاؤس گول چوک بورے والا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کنیز و باندی کے بارے کئی ایک مقامات پر احکامات ذکر فرمائے ہیں۔ مندرجہ بالا مسئلہ کی تفہیم کے لیے درج ذیل آیات پر غور فرمائیں۔

1۔ وَإِن خِفتُم أَلّا تُقسِطوا فِى اليَتٰمىٰ فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَوٰحِدَةً أَو ما مَلَكَت أَيمٰنُكُم ذٰلِكَ أَدنىٰ أَلّا تَعولوا ٣ ... سورة النساء

"اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ان سے انصاف نہ کر سکو گے۔ پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو، تین تین، چار چار تک نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا پھر وہ کنیزیں اور باندیاں ہیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ بات قرین صواب ہے۔"

2۔ وَالمُحصَنٰتُ مِنَ النِّساءِ إِلّا ما مَلَكَت ٢٤ ... سورة النساء

نیز تمام شوہروں والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر وہ باندیاں جو تمہارے قبضے میں آئیں۔

3۔ وَمَن لَم يَستَطِع مِنكُم طَولًا أَن يَنكِحَ المُحصَنٰتِ المُؤمِنٰتِ فَمِن ما مَلَكَت أَيمٰنُكُم مِن فَتَيٰتِكُمُ المُؤمِنٰتِ وَاللَّهُ أَعلَمُ بِإيمٰنِكُم بَعضُكُم مِن بَعضٍ فَانكِحوهُنَّ بِإِذنِ أَهلِهِنَّ ٢٥ ... سورة النساء

جو شخص کسی آزاد مومنہ عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ کسی مومنہ باندی سے نکاح کر لے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا حال خوب جانتا ہے (کوئی عورت آزاد یا باندی) سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ لہذا ان کے مالکوں کی اجازت سے تم ان سے نکاح کر سکتے ہو۔

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزوٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧ ... سورة المؤمنون

وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں یا باندیوں کے وہ قابل ملامت نہیں ہیں البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان آیات میں شرمگاہوں کی حفاظت کے عمومی حکم سے دو قسم کی عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ (1) ازواج (2) مَا مَلَكَت أَيمٰنُهُم ۔ ازواج کا اطلاق زبان عرب کے معروف استعمال اور قرآن حکیم کی تصریحات کے مطابق صرف ان عورتوں پر ہوتا ہے جو باقاعدہ نکاح میں لائی گئی ہوں اور معروف طریقے کے مطابق ان سے عقد قائم کیا گیا ہو۔ اس کے لیے اردو میں بیوی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ مَا مَلَكَت أَيمٰنُهُم عربی محاورہ اور قرآنی لغت کے اعتبار سے لونڈی و باندی پر بولا جاتا ہے یعنی وہ عورت جو آدمی کی ملک اور قبضہ میں ہو۔ اس طرح یہ آیات توضیح کر دیتی ہیں کہ مملوکہ باندی سے بھی مالک کو جنسی تعلقات قائم کرنا جائز ہیں۔ اور اس کے جواز کی بنیاد نکاح نہیں بلکہ ملک ہے اگر اس کے لیے نکاح شرط ہوتا تو اسے ازواج سے علیحدہ بیان کرنے کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ منکوحہ ہونے کی صورت میں وہ بھی ازواج میں داخل ہوتیں۔

عصر حاضر میں بعض متجددین اور مغرب زدہ طبقہ جنہیں باندی سے تمتع کا جواز تسلیم نہیں، وہ سورۃ النساء کی آیت "وَمَن لَّم يَستَطِع مِنكُم طَولًا أَن يَنكِحَ المُحصَنَاتِ المُؤمِنَاتِ" سے استدلال کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں کہ لونڈی سے بھی نکاح کر کے ہی تمتع کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہاں یہ حکم دیا گیا کہ اگر تمہاری مالی حالت کسی آزاد خاندانی عورت سے شادی کرنے کی متحمل نہ ہو تو کسی لونڈی سے ہی نکاح کر لو۔ لیکن ان لوگوں کی یہ عجیب خصوصیت ہے کہ ایک ہی آیت کے ایک ٹکڑے کو مفید طلب پا کر اپنا مزعومہ مسئلہ اخذ کر لیتے ہیں اور اس آیت کا دوسرا ٹکڑا جو ان کے مدعا کے خلاف پڑتا ہے اسے ہضم کر جاتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں لونڈیوں سے نکاح کرنے کی ہدایت ان لفظوں میں کی گئی ہے "فَانكِحُوهُنَّ بِإِذنِ أَهلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالمَعرُوفِ" ان باندیوں سے نکاح تم ان کے مالکوں کی اجازت سے کرو اور ان کو معروف طریقہ کے مطابق ان کے مہر ادا کرو۔ یہ آیت کریمہ تو صاف بتلا رہی ہے کہ یہاں خود لونڈی کے مالک کا مسئلہ نہیں بلکہ کسی ایسے شخص کا معاملہ زیر بحث ہے جو آزاد عورت سے شادی کے اخراجات کا بار نہیں اٹھا سکتا جس کی بنا پر وہ دوسرے شخص کی مملوکہ باندی سے نکاح کا خواہش مند ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اپنی لونڈی سے نکاح کا مسئلہ ہو تو اس کے وہ اہل و سرپرست کون ہو سکتے ہیں جن سے اسے اجازت لینی پڑتی ہے؟ مگر قرآن سے کھیلنے والے صرف "فَانكِحُوهُنَّ" کو لیتے ہیں اور اس کے بعد "بِإِذنِ أَهلِهِنَّ" کو سرے سے نظر انداز کر دیتے ہیں (از تفہیم القرآن مع حک و اضافہ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلاثَةٌ لَهُم اَجرانِ : رَجُلٌ مِن اَہلِ الكِتابِ آمَنَ بِنَبِیِّهِ ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ، وَالعَبدُ المَملُوکُ إِذا اَدّیٰ حَقَّ اللهِ ، وَحَقَّ مَوالِیهِ ، وَرَجُلٌ کانَت لَهُ اَمَةٌ فَاَدَّبَها فَاَحسَنَ تَادِیبَها ، وَعَلَّمَها فَاَحسَنَ تَعلِیمَها ، ثُمَّ اَعتَقَها فَتَزَوَّجَها ، فَلَهُ اَجرانِ)

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول کتاب الایمان رقم 11)

تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے ۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا اور ایسا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی ۔ اور ایسا آدمی جس کے ماتحت باندی ہے اور اس سے جماع کرتا ہے ، اسے ادب سکھاتا ہے تو اس کے ادب کو اچھا بناتا ہے اور اسے تعلیم سکھاتا ہے تو اس کی تعلیم کو اچھا کرتا ہے ۔ پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے ، اس کے لیے دوگنا اجر ہے ۔

یہ صحیح حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باندی کے ساتھ تمتع بوجہ ملکیت ہے اسی لیے فرمایا "بطوھا" وہ اس سے وطی کرتا ہے ، پھر آزاد کر کے نکاح کر لیتا ہے تو دوہرا اجر ہے ۔ ظاہر ہے شادی سے قبل وہ اس سے تمتع بوجہ ملک کرتا ہے ۔ بہر کیف سلف صالحین اور قدیم ائمہ مفسرین کا یہی موقف ہے کہ باندی سے تمتع بوجہ ملک ہے ، اسی لیے اللہ نے انہیں ازواج سے علیحدہ ذکر کیا ہے ۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ 7/127 میں ایک باب یوں باندھا ہے " باب النکاح وملک الیمین لا یجتمعان " نکاح اور ملک یمین دونوں جمع نہیں ہو سکتے ۔ اس باب کے تحت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر لائے ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے اپنے غلام کے ساتھ جماع کر لیا اور عورت نے کہا کیا اللہ نے قرآن میں نہیں فرمایا "أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ "کہ تمہارے ملک عین جو ہیں تم ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہو ۔ میرا غلام میرا ملک عین ہے ۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مارا اور ان دونوں میں جدائی کی اور دیگر شہروں کی جانب لکھ بھیجا ۔ جو بھی عورت اپنے غلام سے تمتع کرے یا بغیر گواہ یا ولی کے شادی کرے ان پر حد لاگو کرو ۔ اور ابن کثیر و طبری میں ایک منقطع اثر میں ہے کہ صحابہ نے کہا اس عورت نے قرآن کی بے جا تاویل کی ہے ۔ اس اثر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کو اپنی باندی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے نہ کہ عورت اپنے غلام سے ۔

اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن 3/265۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي ءاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ﴿٥٠﴾ ... سورۃ الاحزاب

اے نبی ! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال کر دیں جن کے مہر تم نے ادا کیے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں ۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیویوں کے لیے باندیوں کو بھی حلال فرمایا ہے ۔ اس اجازت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قریظہ کی باندیوں میں سے ریحانہ رضی اللہ عنہا اور غزوہ بنو مصطلق کی باندیوں سے جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر کی باندیوں سے صفیہ رضی اللہ عنہا اور مقوقس مصر کی بھیجی ہوئی باندی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص فرمایا ان میں سے پہلی تین کو آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا لیکن ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ نہیں بھی ثابت نہیں کہ آپ نے اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا ہو بلکہ ملک یمین کی بنا پر ہی اس سے تمتع کرتے رہے اور ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا ۔

باندی سے جو اولاد ہو گی وہ اس شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی ۔ اس اولاد کے قانونی حقوق وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی اولاد کے لیے مقرر ہیں ۔ صاحب اولاد ہو جانے کے بعد وہ عورت فروخت نہ کی جا سکے گی اور مالک کی وفات کے بعد وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی ۔ اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اجماع ہے ۔ باندیوں کے احکام کی تفصیل کے لیے دیکھیں سورۃ نساء کی تفسیر "تیسیر القرآن " از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور تفہیم القرآن از سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 ۔ کتاب النکاح ۔ صفحہ 348

محدث فتویٰ